دیش بھکتی کے نام پر............

آر۔ایس۔ایس کے سیاہ کرتوت

سابقہ پراچارک کا پچھتاوا

مصنف:

پی۔ وجئے شنکر ریڈی
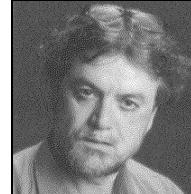
مترجم:

سید مقصود

سکریٹری بام سیف تلنگانہ

مصنف	:	پی۔ وجے شنکر ریڈی
مترجم	:	سید مقصود
پہلا اردو ایڈیشن	:	جنوری 2020ء
پہلا ایڈیشن (انگلش، تلگو)	:	2019
ہندی ایڈیشن	:	2019
ہندی مترجم	:	(بھارت واگ مارے ڈائریکٹر امبیڈکر ٹی وی، حیدرآباد)
پبلشر	:	**سمکشا پبلکیشن**، سرورنگر، حیدرآباد 9948060300, 9440603840
قیمت	:	**-/60** روپے
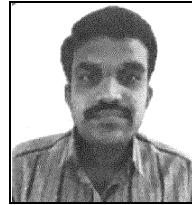
مترجم کی بات

وجۓ شنکر ریڈی کی آپ بیتی دراصل ان کی پاپ بیتی ہے۔ اس کا احساس ان کو کوئی 12 سال بعد ہوا۔ اپنے اس پچھتاوے کو سادہ الفاظ میں اپنے احساسات کی ترجمانی اس کتاب میں تحریر کی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ قارئین کی نذر ہے۔ بھارت واگمارے صاحب کی توجہ دہانی اور وجۓ شنکر ریڈی صاحب کی خواہش پر میں نے یہ ترجمہ کیا۔ تا کہ برہمن واد کی نمائندگی کرنے والی آر ایس ایس کا صحیح چہرہ لوگوں کے سامنے آئے۔ آر ایس ایس مسلمانوں سے زیادہ یہاں کے مول نیواسیوں (ایس سی، ایس ٹی، او بی سی) کو غلام بنانے اور غلام بنائے رکھنے کے لیے کام کرتی ہے۔ نشانہ تو مسلمان ہوتے ہیں لیکن مول نیواسیوں کو غلامی بنانا ان کا مقصد ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر قارئین ان کی سازشوں سے بخوبی واقف ہوں گے ایسی امید ہے۔

فقط
مترجم کتاب ہذا
سید مقصود
سکریٹری بام سیف، تلنگانہ

Syed Maqsood
Qtr No. 8/6, Mahindra Nagar,
Technicion Colony, Zaheerabad,
Sanga reddy Dist. Telangana
Cell : 9440836492
Email: syedmaqsood5403@gmail.com

دِل کی بات

میں RSS کا ایک سابقہ انتہا پسند ہوں۔ میں نے کتنوں ہی کی جانیں لی۔ کئی بم دھماکوں میں حصہ دار تھا۔ یہ تمام حرکتیں میں نے دیش بھکتی کے نام پر کیا۔ آج RSS کے جو سرسنگھ چالک ہیں یعنی موہن بھاگوت، اس وقت RSS کے ''سرکاریہ نرواہ'' تھے۔ انہیں کی قیادت میں میں نے یہ سارے کام کئے۔ دیش بھکتی کے نام پر میں نے جو جو غلط کام کئے ہیں، ان تمام کی روداد میں نے اس کتاب میں تفصیل سے بتادیا ہے۔ RSS کے ذریعہ ملک کو کتنا نقصان پہنچا ہے، اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ RSS میں کام کرنے والے پراچارک، کارکن، سیوم سیوک سبھی کو RSS سے باہر آکر RSS سے ملک کو کتنا دھوکہ ہے۔ اسے سمجھانا ہوگا۔ اگر ہم نے RSS کوختم نہیں کیا تو ملک کے تکڑے تکڑے ہوسکتے ہیں۔ RSS نے اب تک مجھ پر دومرتبہ جان لیوا حملہ کیا ہے۔ میری کسی بھی وقت جان جاسکتی ہے۔ مجھے اس کا بخوبی اندازہ ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ میں ایک احتجاجی تحریک کھڑا کرنا چاہتا ہوں۔ میری جان جائے کوئی پرواہ نہیں لیکن اس کتاب کے ذریعہ RSS کے سیاہ کرتوت سماج کو دکھانا ہی میرا اہم مقصد ہے۔ اگر بھارت کے کسی بھی حصے میں، کسی بھی کونے میں میرے خیالات کو براہ راست سننا چاہتے ہیں، اوراس احتجاج کوآگے بڑھانے کے لیے میں گاؤں گاؤں اورشہرشہرآنے کے لیے تیار ہوں۔اس کتاب کا اردوترجمہ کرنے والے سید مقصوداور توجہ دلانے کے لیے بھارت واگمارے صاحب اور طباعت کے لیے امدادفراہم کرنے پر میں جناب محمد عامر (سابقہ ٹھاکربلبیر سنگھ)' بابانگر، حیدرآباد ان سب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پی۔ وجےشنکر ریڈی

میں آر ایس ایس سے کیسے متعارف ہوا؟

میں 2003ء میں آندھراپردیش، کڑپہ کے آرٹس کالج میں ڈگری کے (HEPSY) گروپ میں شریک ہوا۔ کالج میں پیش آنے والی نا انصافیوں کے خلاف میں اپنے طور پر ہی تحریکیں چلایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کالج کے انتظامیہ اور پرنسپال کے خلاف بھی لڑنا پڑا۔ جب مجھے پتہ چلا کہ کالج کا آفس انچارج طلباء سے رشوت لے رہا ہے تو میں احتجاج کیا۔ طلباء نے بھی میرا ساتھ دیا۔ پرنسپال صاحب گھبرا کر معافی مانگ لی اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ حالات چل رہے تھے کہ میرا ایک ہم جماعت دیویندرا راجو، جو کہ آر۔ ایس۔ ایس کا ایک کارکن تھا، مجھ سے متعارف ہوا۔ آر۔ ایس۔ ایس میں کام کرنے والے قائدین کو میرا تعارف کروایا۔ یہ تمام لوگ چاہتے تھے کہ میں آر۔ ایس۔ ایس میں شامل ہوجاؤں۔ لیکن میں ہمیشہ ان کی بات کو ٹالتا رہا۔ 2004ء میں آرٹس کالج اسٹوڈنٹ مینجمنٹ ہاسٹل سے کڑپہ کے دوارکا میس (MESS) میں منتقل ہوا۔ اس میس کے قریب ہی سی۔ پی۔ براؤن لائبریری تھی۔ وہیں قریب میں RSS کی شاکھا (شاخ) کام کرتی تھی۔ ورزش کرنے کے نام پر دیویندرا راجو مجھے اس شاخ میں لے جایا کرتا تھا۔

وہاں پر کراٹے، کھیل کود، لکڑی کے کرتب ہوتے، گانے اور کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ یہ تمام چیزیں دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہر دن میں وہاں جایا کرتا تھا۔ چند ماہ گذرنے کے بعد تو وہاں گئے بغیر رہا نہیں جارہا تھا۔ جس طرح ڈرگس کا آدمی غلام بن جاتا ہے میں بھی ان سرگرمیوں کا غلام بن گیا۔

سب سے پہلے کسی آدمی سے اپنا تعارف کرواکر، دوستی بڑھا کر ورزشوں کے نام پر کشش پیدا کر کے اس کے بعد آہستہ آہستہ اس آدمی کو اپنے سرگرمیوں میں شریک

کر لیتے ہیں۔ اسی مرحلے میں کھیل کود، گانے نغمے اور کہانیوں کے نام پر اس کو احساس ہوئے بغیر ہی چند مذہبی تعصّبات اور نفرتیں اس میں بھر دیتے ہیں۔ اس میں حصہ لینے والے شخص کو اس کا علم ہوتا ہی نہیں۔ اسی تعصب اور نفرت کو اس خوبی سے اس میں بھر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو اس کا پتہ ہی نہیں چل پاتا۔ اس کو ''ویکتیو وکاس شکشنا'' (شخصیت کی ترقی کی تربیت) کہتے ہیں۔

2014ء میں بدویل میں ''پراتھمک شکشا ورگ'' (ابتدائی تربیتی زمرہ) کی کلاس میں حاضر ہوا۔ یہ تقریباً ایک ہفتہ تک چلتی رہی۔ یہ تربیتی کیمپ اس طرح ہوتا تھا:

سمیہ سارانی (ٹائم ٹیبل)

4:45۔ نیند سے بیدار ہونا (نیند سے بیدار ہوکر ضروریات سے فارغ ہوجانا)

5:45 - 5:30۔ ایکاتمتا سوترم (شلوک کا ورد۔ اوم سچتا نندہ۔ روپایا نموستو پراماتمنی) پڑھتے ہیں۔

5:50-7:50۔ ورزش (کراٹے، لٹھ بازی، یوگا۔ پدہ ونیاسم۔ کھیل کود۔

اسی کے دوران ہندو مذہب کے نعرے لگاتے ہیں۔ کراٹوں میں پنچ لگاتے وقت کہتے کہ ''یوں تصور کرو کہ ہم مسلمانوں کی ناک پر ضرب لگا رہے ہیں''۔ مسلمان کا دل پھٹ کر خون باہر آجائے، لٹھ لے کر مارنے پر عیسائیوں کا سر پھٹ جانا چاہیے'' جیسی باتوں سے دماغوں میں زہر بھر دیتے ہیں۔ چونکہ ہم لوگ نوجوانی کی عمر میں ہونے کی وجہ سے یہ نعرے ہمیں اپنی طرف راغب کر لیتے تھے۔

9:50 - 7:50۔ ناشتہ۔ اشنان (نہانا۔ دھونا)

9:45 - 9:30۔ شواسنم (ریلاکسیشن آسن)

اس آسن کو دس منٹ تک کرواتے ہیں۔ اس وقت نیند کی حالت میں رہنے

والے کو ایک اور آدمی اس طرح سمجھا تا ہے۔''اپنے آپ کو شیوا جی سمجھ لو۔ شیوا جی کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا تصور کرلو۔ یوں تصور کرلو کہ تم چرچوں پر حملہ کررہے ہو۔ خون میں بہتے رہنے کا، بھارت ماتا کے آزاد ہونے کا تصور کرلو' یہی سچی دیش بھکتی ہے۔ آپ اس طریقہ سے ہی بھگوان تک پہنچ سکتے ہو'۔ یہ کہہ کر نیند سے بیدار ہونے کو کہتے ہیں۔

11:00 - 10:00 ۔ مباحث۔ صبح سے مذہبی انتہا پسندی کے بھر دینے کی وجہ' متعلقہ شخص کے اس پر سوچنے سے پہلے موضوع بدل دیتے ہیں۔ روزمرہ کے کام کا طریقہ کیا ہونا چاہیے۔ شخصی معاملات کیا ہیں۔ جیسے موضوعات پر بحث مباحث ہوتے ہیں۔

12:15 -11:15 ۔ آپسی گفتگو۔ یہاں مذہب کے تعلق سے کچھ نہیں کہتے۔ فزیکل اکسرسائز پر''گن (گن سے مراد (18) آدمیوں پر مشتمل گروپ) منعقد کرتے ہیں۔

اس میں زعفرانی جھنڈا کس طرح کھڑا کرنا چاہیے جیسی چیزیں سکھائی جاتی ہیں۔

12:15-2.30 ۔ کھانا۔ آرام

3:15 - 2:45۔ مشقیں۔ اشلوک۔ مذہبی انتہا پسندی کے گیت سکھائے جاتے ہیں۔

3:30-4:30۔ بودھک: مسلم بادشاہوں کے ہندوؤں کو قتل کرنے کی تاریخ بتائی جاتی ہے۔

4:45۔ ناشتہ (سناکس)

7:00 - 5:15 ۔ شاریرک (سمتا نامی ڈرل۔ ورزشی یوگ آسن۔ آچاریہ و بھاگ) جیسے پروگرام ہوتے ہیں۔

7:15-7:45 ۔ وقفہ

9:00 - 8:00: کہانی (شیوا جی، رانا پرتاپ سنگھ، گرو گووند سنگھ کے مسلمانوں سے لڑی گئی جنگوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔)

9:00-10:00 ۔ وقفہ برائے طعام

10:15۔ آرام (نیند) کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

پراتھمک شکشا ورگ (ابتدائی تربیتی زمرہ)

اس میں ایک ہفتہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔اس تربیتی کلاس کی وجہ سے جسمانی سرگرمیوں پر، بودھک سرگرمیوں میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔مسلمان اور عیسائی اس ملک کے غدار ہیں۔انہیں یہاں سے مار کر بھگا دینا چاہیے جیسے خیالات پرورش پاتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے ''شاکھا'' (شاخ) کا ''مکھیہ شکشک'' کے طور پر نامزد کر کے اعلان کیا گیا۔مکھیہ شکشک کے معنی ہیں شاخ کا انچارج۔

شاکھا: چند جسمانی اور بودھک پروگراموں کا انعقاد کرنا۔جو بھی آر ایس ایس کا کارکن بننا چاہتا ہے وہ لازماً اس ''شاکھا'' سے ہوکر ہی گذرنا پڑتا ہے۔ اسے ورزش (پرسنالٹی ڈیولپمنٹ) کہہ کر پکارتے ہیں۔

شاکھا کی سمیہ سارانی (شاخ کا ٹائم ٹیبل)

صبح 6:00 بجے شاکھا

6.03 - 6:00۔صبح شاکھا کا آغاز

(جھنڈے کی سلامی ان تین منٹ ہی میں مکمل کی جاتی ہے)

6:10 - 6:03۔ (1) دھروتو ورزش (2) سوریہ نمسکار (7 منٹ میں)

6:10-6:25۔شاریرک (کراٹے، لٹھ بازی، کشتی) اسی میں مسلمانوں کو مارنے کا تصور کر لینے کو کہا جاتا ہے۔

6:35-6:38۔ (تین منٹ ہی ۔ پراہار (حملہ) کرنا۔یعنی لٹھ لے کر مارنا (مار کھانے والے کو ملک کے غدار تصور کرنے کو کہا جاتا ہے۔

6:38-6:43:سمتا

6:43-6:53۔بودھک (گیت، سبھاشتم، امرت وچنم، کہانی)

گیت یا نغمہ اس طرح ہوتا ہے۔

گجلا ملارے۔گجلا ملارے

بم رکھ کے اڑا دیں گے بیٹا...... بابری مسجد......'' سب ہی مل کر اس کو گاتے ہیں۔

ایسے ہی گیت بہت سے سکھائے جاتے ہیں۔

6:53-7:00 ۔سنگھ کی پرارتھنا

صبح 6:00 بجے سے 7:00 بجے تک۔ ایک گھنٹہ کی اس شاکھا کا پروگرام پورے ملک میں اسی طرح ہوتا ہے۔ یہ تمام (پرسنالٹی ڈیولپمنٹ) کورس)، (شخصیت کی نشونما کا کورس) کے نام سے چلتا ہے۔

شاخ کی ذمہ داریاں

(1) مکھیہ شکشنا (اہم تربیت)

(2) شکشنا (تربیت)

(3) گھٹہ نایک (جھتے کا ذمہ دار)

(4) کاریہ واھا (پروگرام کا منتظم)

شاکھا کی ان چار ذمہ داریوں کو چار آدمی نبھاتے ہیں۔ ان چاروں اشخاص کو ایک ہفتہ کا ایک اہم تربیتی پروگرام ہوتا ہے۔ آر۔ ایس۔ ایس میں آگے بڑھنا ہو تو ان چار ذمہ داریوں میں سے کوئی ایک ذمہ داری کو لازماً ادا کرنا ہوگا۔ شاخ کے مکھیہ شکشک کی ذمہ داری میں کڑپہ شہر میں ادا کیا ہوں۔ اس شاخ میں شخصیت کی نشونما کے نام پر مذہبی انتہا پسندی کو دل و دماغ میں خوب بھر دیتے ہیں۔

نفرت بھرے چند واقعات

میں جس ''دوارکا'' میس (MESS) میں رہتا تھا اس میں ایک عیسائی بھی رہتا تھا۔ وہ ڈی۔ ای۔ او آفس میں ملازم تھا۔ وہ میرے ہی روم میں رہا کرتا تھا۔

وہ بڑے خلوص اور محبت سے پیش آتا تھا۔لیکن اس تربیتی پروگرام کے بعد مجھے اس سے نفرت بڑھنے لگی۔

ہماری شاخ ہی کے مجھ سمیت پانچ آدمی مل کر اس ملازم کی غیر موجودگی میں اس کے سامان میں تلاش کر کے بائبل کو نکالا اور باہر لا کر جلا دیا۔ بعد میں وہ اس جلی ہوئی بائبل کو دیکھ کر رو دیا۔ایک رات تقریباً ایک بجے ہمارے پہلو میں ہی سو رہے اس شخص کو، ہم پر گمان نہ آئے، اس لیے باہر سے آئے ہمارے ہی دوستوں سے اسے خوب پٹوایا۔ نتیجہ کے طور پر وہ روم خالی کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ایک مرتبہ ایک مسلم شخص، ہمارے شاکھا کو جانے کے راستے میں روز صبح کی واکنگ کے لیے آیا کرتا تھا۔ہمیں ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ ہماری مخالفت میں آرہا ہے۔ ایک صبح (ابھی اندھیرا پوری طرح دور ہونے سے پہلے) ہم لوگوں نے درختوں کے جھنڈ میں گھات لگا کر بیٹھے اور اچانک اس پر حملہ کر کے اسے پیٹا اور فرار ہو گئے۔

ان کرتوتوں کو سن کر آر۔ ایس۔ ایس کے بزرگ ہمیں ''ہندو شیروں'' کا نام دے کر تعریف کی اور ہماری شاندار دعوت کی۔''تم لوگ شیواجی کے مساوی ہیں'' کہہ کر ہماری پیٹھ تھپتھپائی۔ہمیں بے انتہا مسرت حاصل ہوئی۔

پراتھما ورشہ (پہلا سالانہ کیمپ)

یہ 20 دن کا کیمپ ہوتا ہے۔ مقام تھا کیشوا میموریل اسکول، حیدرآباد میں 2005 میں اس پراتھما ورشہ کیمپ میں شریک ہوا۔ وہاں عہدیدار ہماری سرگرمیوں کو دیکھ کر ہمیں خصوصی پہچان دیتے تھے۔ پراتھامک شکشا ورگ (ابتائی تربیتی زمرے) میں جو روزمرہ پروگرام ہوتا تھا وہی دن بھر کا پروگرام یہاں بھی دہرایا جاتا تھا۔لیکن شاریرک اور بودھک (یعنی جسمانی اور ذہنی) تربیت کی سطح اونچی کر دی جاتی تھی۔ وہاں پر ''ساہسہ کیلی'' کے نام پر ایک کھیل منعقد کیا جاتا ہے۔اس کھیل میں کیمپ میں حصہ لینے والوں ہی

کو دو گروپ میں ایک ہندو گروپ، ایک مسلم گروپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں تمام ہندو ہاتھ میں تلوار لے کر بابری مسجد کو ڈھانے کے لیے نکل پڑتے ہیں۔ اس وقت مسلمان آڑے آتے ہیں۔ ان مسلم اداکاروں کو پلاسٹک خون کی تھیلیاں لگائی جاتی ہیں۔ جب ہندو اداکار چھریاں پھینکتے ہیں تو یہ تھیلیاں پھٹ کر خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ ''بابری مسجد گرائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی قرب و جوار میں چرچیں بنائیں گے انہیں بھی توڑ ڈالیں گے۔ بائبلوں کو جلا دیں گے۔ پاسٹروں کو قتل کر دیں گے۔'' جیسے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اس ملک کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو ختم کر کے، ہندوراج قائم ہو گیا کہہ کر خوشیاں مناتے ہیں اور ایک تیوہار کا سماں پیدا کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ اس پراتھما ورشہ کا کیمپ اختتام کو پہنچتا ہے۔ اس 20 روزہ کیمپ میں 450 لوگوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد اس کیمپ میں شرکت کرنے والے اپنے اپنے مقامی شاکھاؤں کی طرف واپس لوٹ گئے۔

اس طرح میں ''پراتھم ورشہ'' کو پورا کیا۔ اس وقت کا ایک واقعہ مجھے یاد آ رہا ہے۔ آر۔ ایس۔ ایس کا موسس ہیگڈے وار اور آر۔ ایس۔ ایس کے ورکروں نے بقرعید کے موقع پر دس مسلمانوں کو قتل کرنے پر ان دس آر۔ ایس۔ ایس کے سیوم سیوکوں کی پذیرائی کر کے انہیں ''ہندوشیروں'' کا خطاب دے کر ان کی تعریف و تحسین کی۔ یہ واقعہ ''یگادرشٹہ ڈاکٹر ہیگڈے وار'' نامی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اس سے مجھے محسوس ہوا کہ ''ہیگڈے وار'' ایک بہت بڑا فرقہ پرست ہے۔ پراتھم ورشہ کے اختتام کے بعد مجھے بدویل جا کر کام کرنے کے لیے کہا گیا۔ چونکہ کالج کی چھٹیاں تھیں اس لیے میں بدویل چلا گیا۔ وہاں میں 20 دن تک قیام کیا اور 100 آدمیوں سے وہاں شاکھا قائم کی۔ اس شاکھا میں حصہ لینے والوں کے گھروں میں کھانا کھایا کرتا تھا۔ ان کے گھروں میں بچوں کو مذہبی شدت پسندی سے پر کھیلیں کھلواتا اور نغمیں سکھاتا تھا۔ 20 دن کے بعد واپس کڑپہ

آ گیا اور کڑپہ آرٹس کالج میں ڈگری آخری سال مکمل کر رہا تھا۔ تب مجھے ''منڈل شاریرک'' کی ذمہ داری دینے کا اعلان کیا گیا۔

اس وقت تک سی پی۔ براؤن لائبریری کے سامنے پڑی ہوئی خالی جگہ میں ایک شاکھا اور تلگو گنگا پراجکٹ کے قریب کالینی میں ایک اور شاکھا کو شام میں چلاتا تھا۔ تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے بھی روز آٹھ گھنٹے وقت شاکھا کے لیے صرف کیا کرتا تھا۔ ہماری کالج کے لکچرر اور میرے دوست ''کیوں زندگی برباد کررہے ہو؟'' کہتے ہوئے مجھے متنبہ کرتے رہے۔لیکن میں یہ سمجھتا رہا کہ کہنے والے تمام جاہل مطلق ہیں۔ میں ہی صحیح معنوں میں دیش بھکت ہوں'' ایسے میرے احساسات تھے۔

اسی زمانے میں رامانجا رامانییولو (Ramanjaneyulu) کو ضلع کڑپہ کے پراچارک کے طور پر مقرر کیا گیا۔ وہ کہتے کہ' آر۔ایس۔ایس میں سب مساوی ہیں۔ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ میں اریوکلا ذات کا ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ بھید بھاؤ کرتے ہیں'۔ یہ بات وہ مجھ سے کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ خود ہی اپنے کو تسلی دیتے ہوئے کہتے کہ ''ہندو دھرم کی خاطر ہمیں ذلت برداشت کرنی ہی پڑے گی۔ یہ ناگزیر ہے'' انہیں کھانا بھی صحیح طور پر نہ دیا جاتا تھا۔بعض بعض دفعہ ان پر فاقے بھی گذرتے تھے۔

پراچارک کی (تربیت اور تیاری)

تلنگانہ علاقے کے پراچارک ایلے شیام کمار، مجھ سے اور میرے دوست دیویندر راجو سے ملے۔''اس ملک میں ہندوؤں پر حملے ہورہے ہیں۔ اس ہندو ملک کو بچانا ہے۔ یہاں ہمیں ہندوؤں کا راج قائم کرنا ہے۔'' اس طرح کہتے ہوئے 2016ء جنوری کی 23 ,22 ,21 تاریخوں میں حیدرآباد میں منعقد ہونے جارہے اجلاس میں ہمیں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ ہم اس اجلاس میں حاضر ہوئے۔ ہماری ہی طرح

چنندہ لوگ پورے تلنگانہ سے 120 لوگ آئے۔ 1947 کے تقسیم ملک کی فلم دکھائی گئی۔ وہاں مسلمانوں کے ہندوؤں کو قتل کرنے اور یہاں گاندھی جی کو گاڑسے کے قتل کرنے کی تفصیل سناتے ہوئے کہا کہ ''گاڑسے ہی حقیقی دیش بھکت ہے'' ہم سے کہا گیا کہ انڈیا کو ہندوراج بنانا ہے۔ اس کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں سے جنگ کر کے فتح حاصل کرنا ہے۔ ہندوسماج اس کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کے لیے آپ پراچارک کی حیثیت سے آگے آنا ہوگا''۔ ہم بھی اسی اجلاس میں اس کا مصمم ارادہ کرلیا کہ اگر ہماری زندگی کامیاب اور بامقصد ہونا ہے تو ہمیں پراچارک کی طرح جانا ہی ہوگا۔

دوتیہ ورش (دوسرا سال)

اس تربیتی پروگرام کو میں نے 2006 میں (جبکہ میرا ڈگری آخری سال مکمل ہوچکا تھا) حیدرآباد کے سودھانشا آشرم میں مکمل کیا۔ وہاں بھارت کی تاریخ، ''ہمارے ملک پر مسلمانوں کے حملے کی تاریخ''، تجارت کے نام عیسائیوں کے ہمارے ملک میں آمد کی تاریخ پڑھائی گئی۔ 20 دن تک یہ تربیتی پروگرام چلتا رہا۔ اس کے بعد مجھے ''پراچارک'' کے طور پر تقرر کیا گیا۔

پراچارک کا مطلب......؟

اپنے گھر اور خاندان سے کوئی تعلق نہ ہونا چاہیے۔ شادی کئے بغیر، ملک میں بس کسی جگہ جانے کو کہا جائے، جا کر کام کرنا ہوگا۔

یادی میں بطور منڈل پراچارک

مجھے ضلع اننت پور کے یاڈی کا منڈل پراچارک مقرر کیا گیا۔ وہاں جانے پر میری کوئی پذیرائی نہیں ہوئی۔ وہاں کچھ سنگھ کے سیوم سیوک تھے لیکن انہوں نے مجھے کوئی وقعت نہ دی۔ میں مقامی شوالیہ میں رات بسر کرتا تھا۔ اس گاؤں کے نوجوانوں سے اپنا

تعارف کرواکر کراٹے سکھانے کا وعدہ کرکے 70 آدمیوں سے شاکھا بنایا۔ وہاں پر ''رکھشا بندھن'' کا تیوہار منعقد کیا گیا۔ اس میں 250 آدمیوں نے حصہ لیا۔ اس تیوہار میں شریک ہونے کے لیے آنے والے اننت پور ضلع کے شاریرک نلپا، رکھشا بندھن کا تیوہار کس طرح وجود میں آیا اس پر تقریر کی۔ اس نے بتایا کہ مسلم بادشاہوں کے زمانے میں ہندوعورتوں پر مظالم ڈھائے جاتے تھے تو ہندوعورتوں نے ''بھیا! آپ کو میری رکھشا کرنی ہوگی'' کہہ کر ہندو مردوں کے ہاتھ پر راکھی باندھا کرتی تھیں۔ اس طرح یہ ''رکھشا بندھن'' تیوہار وجود میں آیا۔ اتنا کہنے سے شاید وہ مطمئن نہیں تھا۔ اس لیے اس پر مزید یہ کہہ کر کہ ''تم میری رکھشا کروگے، میں تمہاری رکھشا کروں گا'' ہم تمام اس دیش کی، اس دھرم کی، اس سنسکرتی کی رکھشا کریں گے'' کہہ کر مزید ایک شوشہ لگاتا تھا۔ یعنی اس تیوہار کو بھی ایک دیش بھکتی کے پروگرام کے طور پر ہم لوگ عوام میں متعارف کراتے تھے۔ میں ''شاکھا'' میں شریک ہونے والوں کے گھروں میں ہی کھاتے ہوئے، انہیں کے گھروں میں بسر کرتے ہوئے ان لوگوں میں گھل مل گیا۔

ایک دن اس ''شاکھا'' کو دیکھنے ضلع کے ''بودھک پرامکھ'' ملیکارجن آئے۔ اس دن شاکھا میں 120 افراد حاضر ہوئے۔ شاکھا کے پروگرام کے اختتام کے بعد انہوں نے پوچھا کہ ''رامانجا نیولو (کڑپہ شہر کے پراچارک) کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہوا''۔ میں نے کہا کہ ''نہیں''۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایک ماہ قبل آر۔ ایس۔ ایس کے دفتر ہی میں پھانسی لیکر ختم ہو چکے ہیں۔ سن کر بڑی تکلیف اور افسوس ہوا۔ اس وقت مجھے یاد آیا۔ اس سے قبل ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں ''ایروکلا ذات'' کا ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ تعصب برتا جارہا ہے۔ ان کی یہ باتیں مجھے اب یاد آ گئیں۔

کڑپہ پرا چارک کے طور پر تبادلہ

بطور کڑپہ پراچارک تبادلہ ہونے کے بعد ''درگا ریڈی'' نامی ''وبھاگ پراچارک'' نے آ کر مجھ سے کہا کہ تمہیں کڑپہ پراچارک کے طور پر جانا ہوگا۔ میں جانے کی حامی بھری۔ وہ بھی حیرت میں پڑھ گئے اور کہا کوئی بھی کڑپہ جانے تیار نہیں۔ تم جانے تیار ہو۔ تعجب ہے'' بہرحال میں کڑپہ شہر کے پراچارک کے طور پر رجوع ہونے کے بعد میں نے یہ پتہ لگانے کی کوشش کی کہ آخر رامانجانیولو کو کیوں خودکشی کرنا پڑا۔ معلوم ہوا کہ آر۔ ایس۔ ایس تمام ہندو مساوی ہیں کہنے کے باوجود ایس سی اور ایس ٹی ذاتوں کے ساتھ امتیاز برتے جانے کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ چونکہ میں ریڈی تھا اس لیے مجھے عزت کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔ لیکن رامانجانیولو کی موت سے مجھے تکلیف ہوئی۔ لیکن میں نے دل کو یہ جھوٹی تسلی دی کہ یہ مقامی سیویم سیوکوں کی غلطی ہے۔ آر۔ ایس۔ ایس کی نہیں۔ میں نے کڑپہ میں چار شاکھائیں چلائیں۔ ایک مرتبہ اس علاقے کے پراچارک لنگم سدھاکر ریڈی دورے پر آئے۔ اس سلسلے میں میں ایک شاکھا لگایا۔ 150 آدمی حاضر ہوئے۔ اس پر وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ شاکھا کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ ''مشکل حالات میں تم نے اتنی بڑی شاکھا کو تیار کیا''۔ وہ بڑے خوش ہوئے اور میری تعریف کی۔

لیکن ناگپور میں منعقد ہونے والی ''تروتیہ ورشہ (تیسری سالانہ) کیمپ کو مجھے نہیں بھیجا گیا۔ 2007 میں منعقد ہونے والی تروتیہ ورشہ'' کو نہ بھیج کر مجھے ''پرابندھک'' (شعبہ خدمت) کے طور پر حیدرآباد میں رکھا گیا۔ وہاں پر میں نے پلیٹ اور پکوان کے بگونے دھونے لگا۔ وہاں آنے والے عہدیدار میری لگن اور انکساری کو دیکھ کر میری تعریف کرنے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بلوا کر کہا کہ تمہیں ضلع ورنگل کے ''پرکال'' کے پراچارک کے طور پر جانا ہوگا۔

2007 جولائی میں کڑپہ سے پرکال گیا۔ پرکال کے اسمبلی حلقہ سے بی جے پی دو مرتبہ ایم۔ایل۔اے سیٹ جیت چکی تھی۔ ایک بار ہنمکنڈہ پارلیمانی نشست سے (پرکال اسی پارلیمانی حلقہ میں آتا ہے) ایم۔پی۔سیٹ جیت چکی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں کے بنئے اور کچھ اعلیٰ ذات کے لوگ آر۔ایس۔ایس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھایا۔ بی۔سیز، ایس سیز، ایس ٹیز (S.Ts, S.Cs, B.Cs) وہاں موجود ماؤسٹوں سے لڑکر اپنی جانوں کی قربانی دی تو یہ اعلیٰ ذات والے اپنی حالت کو مستحکم کرلیا۔

میرے وہاں جانے سے پہلے ہی بی جے پی، آر۔ایس۔ایس اور سیوم سیوکوں کے تعلق سے شدید مخالفانہ جذبات تھے۔ میرے وہاں زمانہ قیام میں جب بی جے پی کا نمائندہ بطور ایم۔ایل۔اے انتخابی میدان میں اترا تو اسے صرف دو ہزار ووٹ ملے۔ میں وہاں پر بغیر بریک والی سیکل پر تین منڈل پھرا کرتا تھا۔ میں نے گاؤں میں پھر کر مختلف جگہوں پر آٹھ نئے شاکھائیں قائم کیں۔ 2007 ڈسمبر 21 تاریخ کو آر۔ایس۔ایس کے سنگھ سرچالک کے سدرشن کے دورہ ورنگل کے پیش نظر ''ورنگل وبھاگ سانگھک'' (ایک ریوینوضلع کی تمام شاکھاؤں کو ایک جگہ جمع کرنا) منعقد کرنے عہدیداروں نے فیصلہ کیا۔ میں تین ماہ تک ہر روز 40 کیلومیٹر کا سفر سیکل پر طے کرتے ہوئے 600 آدمیوں کو ''سانگھک'' میں شریک کروایا۔ BJP کی شہرت کو داغ لگنے والے اس مرکز سے میں نے بڑی گیادرنگ (Gathering) کی۔ یہ آل انڈیا سطح پر بڑی بحث کا موضوع بن گیا۔ اس سانگھک کو میں نے 50 سابقہ نکسلائٹوں کو بھی (ریکنڈہ منڈل، کاکرلہ پلی سے) لے کر گیا۔ اس کے لیے سرسنگھ چالک سدرشن جی نے شاندار طریقہ پر میری عزت افزائی کی اور میرا اسنمان کیا۔

بعض نوجوان جذبات میں بہہ کر ''ہندو واہنی'' کے نام پر مسلمانوں اور عیسائیوں کو قتل کرکے جیلوں میں سڑتے ہوئے اپنی زندگیاں برباد کرلیں۔ ایسے بہت

سے نوجوان پرکال کے علاقے میں نظر آتے ہیں۔ ماؤسٹوں سے لڑتے ہوئے 70 اے بی وی پی کے کارکن (سب کے سب ایس سی، ایس ٹی اور بی سیز ہی ہیں) معاشی اعتبار سے نقصان اٹھا کر خاندانوں سمیت تباہ ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس وائشیہ (یعنی بنئے) اور ریڈی ذاتوں سے تعلق رکھنے والے معاشی طور پر مضبوط ہوئے۔ لیکن اندھے جذبات میں بہنے والے تباہ و برباد ہوئے۔

پرکال میں دلتوں کے ساتھ بھید بھاؤ

ایک مرتبہ میں بنیا ذات سے تعلق رکھنے والا آر۔ ایس۔ ایس کارکن کا چم رمیش (علاقہ تلنگانہ کا کاریہ واہ (ذمہ دار) کے گھر گیا۔ اس وقت ایک علاقائی کارکن جو کہ دلت تھا اور ٹیچر بھی تھا میرے ساتھ تھا۔ اس بنئے نے اس ٹیچر کے ساتھ بہت دیر تک بات کرنے کے بعد اس سے پوچھا کہ ''تم کہاں رہتے ہو؟'' ٹیچر نے جواب دیا کہ ''ایس سی کالنی میں رہتا ہوں''۔ یہ سنتے ہی رمیش نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے کہا کہ ''بعد میں بات کرتے ہیں۔ پہلے یہاں سے چلے جایئے'' کہہ کر ہم لوگوں کو وہاں سے نکال دیا۔ اس حرکت پر اس ٹیچر نے، جو کہ آر۔ ایس۔ ایس کا کارکن بھی تھا، بڑی خفت اور تکلیف محسوس کی۔ بعد میں اس بنئے نے مجھے اپنے گھر بلا کر کہا کہ ''تم ہر کسی کو میرے گھر بلا لاتے ہو؟ اصول اور نیم کتابوں میں رہتے ہیں۔ مقامی طور پر ایسی چیزیں چل نہیں سکتیں۔

بھوپال پلی

وہاں آر۔ ایس۔ ایس کے ایک براہمن کارکن کا مدرسہ ہے۔ ایک دن اس اسکول میں کام کرنے والی ایک دلت لڑکی کو بلا کر اس نے کہا کہ سر میں درد ہو رہا ہے۔ ذرا زنڈو بام لگا دو۔ اس لڑکی نے سادگی میں اسے زنڈو بام لگا دیا۔ دوسرے دن بھی اس لڑکی کو اپنے پاس بلا کر اس براہمن نے زبردستی کرنے کی کوشش کی۔ اس لڑکی نے

انکار کرتے ہوئے سوال کیا کہ ''سر! یہ برا کام ہے نا؟''۔ اس پر اس براہمن نے جواب دیا کہ ''ہرگز غلطی نہیں ہے۔ ہم براہمن ہیں۔ دنیا جہاں کا علم جانتے ہیں۔ اگر مجھ سے ہم بستری کی تو تجھے علم گیان رکھنے والے بیٹے پیدا ہوں گے''۔ اگر ایسی بات ہے تو اس لڑکی نے خود سے شادی کرنے کی اس براہمن سے خواہش کی۔ اس پر اس براہمن نے کہا کہ ''آپ لوگ ایک ویسٹ پیپر کی طرح ہو۔ استعمال کر کے پھینک دینا ہی ہمارا کام ہے۔ ہماری خواہشات پوری کرنے کے لیے ہی تم لوگ ہو غلاموں کی طرح''۔ اس کے بعد اس لڑکی نے اس اسکول میں کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ دلت لڑکی ایک سیوم سیوک کی بہن تھی۔ اس لڑکی کے بھائی نے اس براہمن کو پیٹا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو آر۔ یس۔ یس کے بڑے لوگ آ کر اس دلت نوجوان کو ڈانٹا کہ ''اتنی چھوٹی سی بات پر اس پر ہاتھ اٹھاتا ہے؟''۔ اس دلت نوجوان نے یہ تمام واقعات مجھے بتادیا۔ اور پوچھا کہ ''بھیا! آپ کہتے ہیں کہ تمام ہندو مساوی ہیں۔ پھر کہاں ہیں وہ مساوات؟''۔ میں لاجواب ہوگیا۔ کوئی بات نہ کرسکا۔ 2010ء میں مانو کوٹہ ضلع (26۔منڈلوں) کا مجھے پراچارک بنانے کا اعلان کردیا گیا۔ اس ضلع میں زیادہ تر گریجن (قبائلی) لوگ رہتے ہیں۔ میں وہاں ایک ماہ ہی رہا لیکن اس مختصر وقفہ میں بھی میں نے 26 منڈلوں کا دورہ کیا۔

سودیشی

آر۔ یس۔ یس میں سودیشی کے تعلق سے بہت کچھ کہتے رہتے ہیں۔ RSS کا علاقائی سطح کا ایک کارکن غیر ملکی فورڈ کار استعمال کرتا ہے۔ حال یہ ہے کہ وہ جہاں بھی جاتے ہیں سودیشی چیزوں کو ہی استعمال کرنے کے موضوع پر گھنٹہ بھر تقریر کرتے ہیں۔ ان کا لباس، فریج، اے۔سی سے لے کر کار تک سب کے سب غیر ملکی چیزیں ہی استعمال

میں رہتے ہیں۔ میں نے بھی یہی سوال ان سے کیا کہ ''آپ تو سودیشی کی بات کرتے ہیں لیکن آپ کے استعمال کی تمام چیزیں تو غیر ملکی ہیں؟'' اس کا انہوں نے یوں جواب دیا کہ ''جب سودیشی معیاری نہ ہوں تو اچھی کوالٹی کے ہی خریدنا پڑے گا نا!'' میں تعجب سے پوچھا ''کیا ہمارا ملک کم از کم فریج اور اے سیز بھی تیار کرنے کے قابل نہیں؟'' ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

سرسوتی ششومندر میں کیوں نہیں شریک کرواتے؟

RSS کے کارکن اپنے بچوں کو سرسوتی ششومندر میں شریک نہیں کرواتے۔ یہ تمام لوگ اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اسکولوں میں ہی شریک کرواتے ہیں۔ اس کے باوجود یہی لوگ کہتے رہتے ہیں کہ انگلش میڈیم ٹھیک نہیں۔ تلگو ہی ذریعہ تعلیم ہونا چاہیے۔ اس سے پہلے کی (نسل) جنریشن کے بچے، جو کہ سرسوتی ششومندر میں پڑھتے تھے، ان کی انگلش اچھی اور معیاری نہ ہونے کی وجہ سے ملازمت سے محروم ہوکر بیکار پڑے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ عیسائیوں کی ایک لڑکی سرسوتی ششومندر میں شریک ہوئی۔ اس لڑکی نے تلک نہیں لگایا تھا۔ اسکول کے پرنسپل نے اس لڑکی سے کہا کہ تلک لگا کر آیا کرو۔ دوسرے دن اس لڑکی نے بغیر تلک کے ہی اسکول آئی تو پرنسپل نے زبردستی اسے تلک لگایا۔ لڑکی نے تلک جھاڑ دیا۔ اس پر پرنسپل غصہ ہوکر لڑکی کو مارا۔ لڑکی اسکول سے چلی گئی۔ سرسوتی ششومندر میں پڑھنے والوں کے تعلق سے کیا وہ تلک لگائے کہ نہیں؟ چوڑیاں پہنی کہ نہیں؟ کیا انہیں اشلوک آتے ہیں یا نہیں؟ بس یہی دیکھتے رہتے ہیں۔ ان میں جو ہوشیار اور آکٹیو ہوتے ہیں انہیں RSS کی شاکھا میں لیتے ہیں۔

عیسائیوں پر حملے کا پلان

کتہ گوڑم منڈل کے چرچوں میں عیسائیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئیں تھیں۔ ان پر حملہ کرنے کا پلان بنانے کے لیے ہم لوگوں نے ایٹورنا گارم کے جنگلوں میں تربیتی پروگرام رکھا۔ 20 آدمی روڑی شیٹروں (Roudi Sheeters) کا انتخاب کر کے ''ہر ماہ پاکٹ منی کے طور کچھ رقم دیں گے۔ ان پر حملہ کردو'' کہہ کر ان لوگوں کو تیار کیا۔ تین دن تک ہم نے انہیں ٹریننگ دی۔ عیسائی ملک کے غدار ہیں کہہ کر ان میں نفرت کا زہر بھردیا۔ اس کے بعد تین عیسائیوں پر حملہ کیا گیا۔ لیکن عیسائیوں نے ان کی شناخت کر کے ان پر حملہ کردیا۔

اے بی وی پی

اے بی وی پی (اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد) کے قائدین ہزاروں روپیہ غیر قانونی طور پر وصول کیا کرتے ہیں۔ کالجوں میں جاکر ڈرا دھمکا کر پیسے وصول کرتے ہیں۔ ان رقومات کا کوئی حساب نہ کتاب۔ مانوکوٹہ ضلع کے ہر سنٹر میں کروڑوں روپے اس طرح جمع کرنے والے اے بی وی پی کے کارکن موجود ہیں۔ بھوپال پلی کے ایک اے بی وی پی قائد کا ایک چھوٹے سے گھر کے علاوہ کوئی اثاثہ، پیسہ وغیرہ کچھ نہیں تھا۔ آج وہ تین منزلہ بنگلے کا مالک ہے۔ TRS کی طرف سے مونسپل چیرمین منتخب ہوا ہے۔ کالجوں کے دھندوں سے ہی آج وہ اس مقام تک پہنچا۔
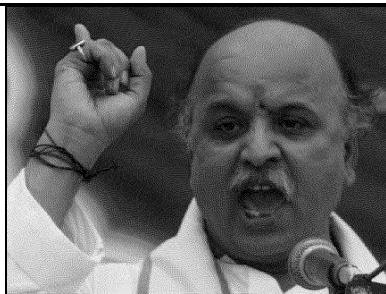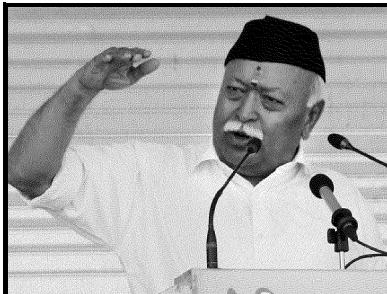
شہرورنگل کے SC، ST طلبا کو فری تعلیم، ہاسٹل کی سہولت کا لالچ دے کر صبح و شام ہر دن شاکھاؤں کو لایا کرتے تھے۔ شاکھاؤں میں شرکت کرنے معذوری ظاہر کرنے والوں کو مار پیٹ کر شاکھاؤں میں لاتے تھے۔ اسی طرح گریجنوں (قبائلی)

نوجوانوں میں سے چند کا انتخاب کر کے انہیں تربیت دے کر RSS کے کارکن میں بدل دیتے ہیں۔ RSS کے لوگوں کو قبائلی (Tribal) لوگوں کی تعلیم سے زیادہ RSS کا نشہ چڑھانا ہی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

ایودھیا کی رام جنم بھومی

2011 میں ملک بھر میں ہنو مچھکتی (ہنومان کی شکتی) کے جاگارن (جاگنے کی) یگنائیں ہوئیں۔ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر ہونا چاہیے کا نعرہ دیتے ہی مانوکوٹہ ضلع کے 26 منڈلوں میں ہم لوگوں نے یگنائیں منعقد کیں۔ اس سے پہلے ...... رام جنم بھومی کے مسئلے کو بات چیت سے، حل کرنے کی سپریم کورٹ نے صلاح دی تھی۔ اس کے باوجود رام مندر کی تعمیر کے سلسلے میں کانگریس اوڑے اٹکا رہی ہے ایسا کہہ کر RSS نے پروپگنڈہ مہم چلائی۔

ایودھیا کے رام مندر کے سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلہ سنانے سے ایک دن پہلے ہم تمام اکٹھے ہوئے۔ رام مندر کی تعمیر کے خلاف اگر سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا تو ملک میں مسلمانوں کا قتل کروا کر فرقہ وارانہ فسادات اور انارکی پھیلانے اکھل بھارتیہ کاریہ کارنی نے فیصلہ کرلیا۔ ملک کے تمام ریونیو ضلعوں میں تیاریوں کے لیے جلسے منعقد کئے گئے۔ ہر انتخابی حلقے میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں ہم تمام تلواروں، لاٹھیوں اور دوسرے خطرناک اسلحہ کے ساتھ ہم لوگ تیار ہوگئے۔ اس درمیان میں ہی چٹیالہ کے کھنڈ کاریہ واہ ''بڑّا تروپتی'' کو مشتبہ کارروائیوں کے پیش نظر پولیس نے گرفتار کر کے حراست میں رکھا۔ ہم لوگوں نے .S.I سے بات کر کے بغیر کوئی کیس لگائے اسے چھڑا کر باہر لائے۔

وزیراعظم مودی پر
پراوین توگاڑیا کی تنقیدیں

ہندوؤں کے ووٹوں سے جیتنے والے وزیراعظم مودی، مسلمانوں کی طرف سے وکالت کرنے کا وشوا ہندو پریشد کے سابقہ صدر پراوین توگاڑیا الزام عائد کیا۔ تین طلاق مسلم گروہ کا شخصی معاملہ ہے اس لیے انہوں نے کہا کہ اس میں مودی کا دخل دینا نامناسب اور غیر ضروری ہے۔ انہوں نے کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار میں رہنے کے باوجود ایودھیا میں رام مندر کا نہ بنانا بی جے پی کی نااہلیت کا ثبوت ہے اور وزیراعظم کی کرسی حاصل کرنے کے لیے ہی مودی نے رام کے نام کا استعمال کیا۔ ایسی کڑی تنقید پراوین توگاڑیا نے کی۔

رام مندر کی تعمیر نہایت ضروری، موہن بھاگوت

ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر نہایت ضروری ہے۔ RSS چیف موہن بھاگوت کا اعلان۔ ناگپور میں وجئے دشمی کے تیوہار کے سلسلے میں منعقد کئے گئے اجلاس میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رام مندر کی تعمیر سے ملک میں سدبھاونا (بھائی چارے) کا ماحول پروان چڑھے گا۔ دوسری طرف ملک کے ٹکڑے کرنے خیالات رکھنے والے اشخاص کو قابو میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ ملک کے لیے جان قربان کرنے والے بہادر فوجیوں کی خدمات کو یاد رکھنے کی ضرورت پر انہوں نے زور دیا۔

رام مندر کی تعمیر کے سلسلے میں پروین توگاڑیا اور موہن بھاگوت کے باہم متضاد بیانات

انتخابات کے پس منظر میں رام مندر کی تعمیر کا شوشہ

سنگھ کے سرسنچالک موہن بھاگوت جی، بی جے پی کے برسر اقتدار آنے کے ساڑھے چار سال گذر جانے کے باوجود کہیں بھی ایک دفعہ بھی رام مندر کی تعمیر کا ذکر تک

نہیں کیا۔ اب چونکہ انتخابات قریب آ رہے ہیں تو رام مندر کا مسئلہ اٹھایا جا رہا ہے۔ سابقہ وعدے کی پاسداری کرتے ہوئے رام مندر کی تعمیر کیوں نہیں کی؟ ایسا پوچھنے پر وشوا ہندو پریشد کے بین الاقوامی صدر راگھوا ریڈی اور سابقہ بین الاقوامی صدر پراوین بھائی تو گاڑیا کو عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔ یہ ہے نریندر مودی اور موہن بھاگوت کی سازش۔ بعد میں ''میرے قتل کی سازش کر رہے ہیں'' کہہ کر پراوین بھائی تو گاڑیا علی الاعلان اخباری نمائندوں کو بتا دیا ہے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حالات کس حد تک پہنچ چکے ہیں۔

کشمیر کی دفعہ 370

2016 میں منعقدہ انتخابات میں پی ڈی پی پارٹی دفعہ 370 کا دفاع اور اسے برقرار رکھنے کی وکالت کرتے ہوئے مہم چلائی تو دوسری طرف بی جے پی نے اس کو برخواست کرنے کی مہم چلائی۔ اس دفعہ کو رد کرنے کے لیے تلنگانہ کے اضلاع میں ''کشمیر کی کہانی'' (کشمیر کتھا) کے نام پر بی جے پی نے کالجوں میں سیمناروں کا انعقاد کیا۔ دفعہ 370 کو برخواست کرنے کے لیے ملک بھر میں تحریک چلائی۔

انتخابات کے بعد اپنی کٹر حریف پی ڈی پی سے ہاتھ ملا کر دو سال تک مل کر مخلوط حکومت چلائی۔ لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر پی ڈی پی سے اتحاد ختم کر دیا گیا۔ ''کشمیر میں انتہا پسندی بڑھ رہی ہے اور یہ چیز دیش کے لیے نقصاندہ ہے'' کہہ کر اتحاد کو ختم کرنے کے لیے ایک نئی کہانی گھڑی گئی۔ جنگ میں کشمیر میں متعینہ سپاہی شہادت پائی تو ان کے فوٹوؤں کو بھی بی جے پی نے اپنی انتخابی پراچار میں استعمال کیا۔ مرکز میں کوئی بھی حکومت ہو، فوج اپنی ذمہ داری ادا کرتی ہے۔ فوج کے ذریعہ لڑی گئی جنگ کو بھی BJP اور RSS اپنی لڑائی کے طور پر اپنے کھاتے میں ڈال لینا مضحکہ خیز بات ہی ہوگی۔ اپنے کارکنوں کو فوج کے مساوی قرار دینے والی، رات دن اپنی تنظیم کو جنگجو فورس

قرار دینے والی RSS کا یہ حال ہے کہ ایک دن بھی وہ سیکوریٹی کے بغیر گذارہ نہیں کرسکتی۔ اگر وہی فوج ہیں تو پھر موہن جی بھاگوت کیوں اپنے لیے 'Z' سیکوریٹی لے رہے ہیں؟ تمام ریاستوں کے RSS دفاتر پر کیوں سیکوریٹی کے طلبگار ہوئے؟ یہ انہیں کو معلوم ہوسکتا ہے۔

گو بھکتی کا جھوٹا ناٹک

تحفظ گائے۔ یہ سنتے ہی RSS کا جھوٹا پراچار فوری ذہن میں گھوم جاتا ہے۔ گائے کو کٹنے سے بچانے کے نام پر ہر دن نئے نئے تماشے دکھاتے ہیں۔ ''وشوا منگلا گوگراما'' کے نام سے تمام ملک میں بڑے پیمانے پر ایک یاترا کا انعقاد کیا گیا۔ گائے سے بیشمار فوائد گناتے ہوئے ''گائے کا پیشاب'' تندرستی کے لیے مفید ہونے، گائے کے گوبر سے پیسٹ بنانے کے امکانات، گائے کے پیشاب اور گوبر سے زراعتی کھادیں بنانے جیسے بہت سارے نسخے بتاتے ہیں۔ گائے ماتا ہے اور گائے دیوتاؤں کے مساوی ہے کہکر ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ ''گائے دیوتا ہے نا! آپ لوگوں کے گھروں میں کیا کوئی گائے کو پال رہا ہے؟''۔ RSS کے ایک اجلاس میں میں نے یہ سوال کیا۔ اس اجلاس میں موجود 150 لوگوں نے جواب دیا کہ ''ہمارے کسی کے گھر میں گائے نہیں ہے''۔ ''جب گائے میں اتنے فوائد ہیں تو آپ لوگ ہی اس کی پرورش کیوں نہیں کرتے؟''۔ میں پھر سے سوال کیا ''گھر میں گائے کو کہاں رکھیں گے؟ اس کا گوبر کہاں ڈالیں گے؟ کہہ کر وہ تمام لوگ مجھ پر ہی سیریس (Serious) ہوگئے۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں عمل کرنے کی نہیں۔

ملک میں سب سے زیادہ مضبوط RSS گجرات میں ہے۔ لیکن اسی گجرات سے گائے کا گوشت دوسرے ممالک کو ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ گاؤکشی پر پابندی کے نام

پر مسلمانوں، دلتوں اور دوسرے اقلیتی برادریوں پر حملے کرنے والی RSS پھر گجرات کے بارے میں تحریک کیوں نہیں چلاتی؟ حقیقت میں اگر گائے سے محبت ہے، دل سے گاؤکشی پر پابندی لگانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے گجرات میں گاؤکشی پر پابندی لگانا چاہیے۔ ایسا کیوں نہیں کررہے ہیں؟

چاہے وہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر ہو، چاہے وہ دفعہ 370 ہو یا گاؤکشی پر پابندی۔ یہ تمام مسئلے صرف سیاسی اسٹنٹ کے طور پر ہی استعمال کررہے ہیں اور بس۔ ان چیزوں میں ان لوگوں کو قطعی اخلاص نہیں ہے۔ ان مسائل میں تباہ و برباد ہونے والے، قربانی دینے والے ہندو بھائیوں کو اس پر غور وفکر کر کے ہوشیار ہونے کی شدید ضرورت ہے۔

2014 کے الیکشن سے پہلے ......تلنگانہ کے RSS کے اہم کارکنوں کو بلا کر یہ نصیحت کی کہ اس بار بی جے پی کو جتا کر، اپنے مقاصد حاصل کرنا ہے۔ ایودھیا میں رام مندر، دفعہ 370 کی تنسیخ اور گائے۔ ان تینوں کو اہم مقاصد میں شامل رکھنا ہے۔ انتخابات سے پہلے ''وبھاگ'' اور اس سے اوپری سطح کے تمام کارکنان کو بی جے پی نے 50 ہزار سل فونس (ایک ایک مالیتی دس ہزار) خرید کر دیئے۔ اس الیکشن میں بی جے پی کو مکمل برتری (Majority) حاصل ہوئی۔ الیکشن کے مکمل ہونے کے بعد برکت پورہ کے کیشوا نلایم میں پراچارکوں پر مشتمل ایک علاقائی میٹنگ ہوئی۔ اس میں سنگھ کے سرچالک سے رام مندر، دفعہ 370 اور گائے پر دیئے گئے تیقنات کو روبہ عمل لانے کی ہم لوگوں نے ڈیمانڈ کیا اور پوچھا۔ اس پر موہن بھاگوت نے کہا کہ ''اس پر بات کرنے کا یہ وقت نہیں ہے''۔ ''اگر ایسی بات تھی تو گذشتہ دوسال سے اس پر ہم کیوں تحریک چلارہے تھے؟'' ہم لوگوں نے بھی ڈٹ کر سوال کیا۔ ''اس پر بعد میں بات کریں گے''۔ کہہ کر اس سوال کو ٹال دیا گیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ہمیں بات سمجھ میں آگئی کہ ضرور اس میں دھوکہ ہے۔ ہم لوگوں نے بی جے پی سے تعلق رکھنے والے

اور ذمہ دار لوگ جیسے وینکیا نائیڈو، مرلی دھر راؤ، کشن ریڈی اور دتاتریہ وغیرہ سے بھی پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''یہ پولیٹکل اسٹنٹ ہے۔ سیاست میں بہت کچھ کہنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو گٹ ان نہیں ہوسکتے۔ (آگے نہیں بڑھ سکتے) تب ہماری سمجھ میں آیا کہ ''ہم لوگ جو کام کررہے ہیں، جو محنت اور مشقت برداشت کررہے ہیں وہ صرف ایسے ہی قائدین کو عہدوں پر فائز کرنے کے لیے ہے، ورنہ اس میں دیش بھکتی نام کی کوئی چیز ہرگز نہیں ہے''۔

نظام آباد کو تبادلہ

2014 میں میرا نظام آباد کو تبادلہ کردیا گیا۔ اس ضلع میں آنے کے بعد RSS کے موسس ہیگڈے وار کے آبا و اجداد کے گاؤں رینجل منڈل کے کندہ کرتی گاؤں گیا۔ اس گاؤں میں دلتوں کے ساتھ سخت تعصب اور بھید بھاؤ برتا جاتا ہے۔ دو گلاسوں کا طریقہ رائج ہے۔ (یعنی دلتوں کا الگ اور اعلیٰ ذات والوں کا الگ) اعلیٰ ذات والے دلتوں کے گھر نہیں آتے۔ اس گاؤں کے سیوم سیوکوں نے ہی عورتوں پر اتیا چار کیا ہے۔ اس گاؤں میں ہیگڈے وار کا ایک مجسمہ ہے۔ وہاں پوجا پاٹ وغیرہ بھی ہوتی ہے۔ دلت انتہائی غربت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ ان کی ترقی کا RSS کو کبھی بھی خیال تک نہیں آیا۔ RSS کا اصلی چہرہ وہاں جانے کے بعد ہی مجھے نظر آیا۔

نظام آباد ضلع میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ جھگڑوں میں کئی ہندوؤں کا پھنس جانا RSS کی سازش کا ہی حصہ ہے۔ لیکن RSS ایسے ہندوؤں کی کسی بھی قسم کی مدد نہیں کرتی۔ یہ تمام چند اشخاص کے عہدوں پر فائز ہونے کے لیے ہی کام آتے ہیں۔ خصوصاً بودھن، نظام آباد شہروں میں ایسے واقعات نظر آتے ہیں۔ مذہبی اور فرقہ وارانہ فسادات RSS ہی برپا کرتی ہے۔ ایسے واقعات میں نظام آباد میں بہت

سے دیکھ چکا ہوں۔ ایک مرتبہ نظام آباد کے ونا یک نگر میں RSS کارکنوں نے ہی ایک مجسمہ کے قریب پیشاب، پاخانہ کر کے ناپاک کر دیا۔ اس کے سبب وہاں مذہبی اور فرقہ وارانہ جھگڑے شروع ہو گئے۔ چند دن احتجاجات ہوتے رہے۔ اس کے بعد معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ اس وقت میری سمجھ میں آیا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا دیکھ رہے ہیں؟ اس کے بعد سے میں RSS قائدین سے سوالات کرنا شروع کیا۔

میں اور چند RSS کے کارکن چلاما ریڈی، مرلی، ویریش، وینکٹا شامل کر کرٹ پہ میں ایک آزاد ادارہ قائم کیا۔ ادارہ کا نام رکھتے ہی اس کے لیے پیسے بھی وصول کئے۔ چلما ریڈی پیسے لے کر دھوکہ دیا۔ ہم نے اسے پکڑ کر پیسوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے پیسے واپس کئے۔ یہ بات اس نے RSS کے بڑوں کو بتایا۔ یہ لوگ آپس میں صلاح مشورہ کر کے ہم چاروں پر کیس لگایا۔ دس دن جیل میں گزارے۔ RSS کے بڑوں نے مجھے بلا کر کہا کہ تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔

مجھے ضلع کے کالجوں کا ''ودیارتھی پراکھ'' کی ذمہ داریاں دیں گئیں۔ کالج کے طلباء کے مسائل پر میں کالجوں کے چکر کاٹنے لگا۔ 2016اپریل 29 کو مجھ پر کیس دائر کیا گیا۔ 2017ڈسمبر کی 23 ,22 تاریخوں میں کالج کے طلباء کا کیمپ لگا۔ اس کیمپ کو میں پرودوٹور سے 20 آدمیوں کو لے کر گیا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنایا۔ 2018جنوری 3 تاریخ کو حیدرآباد کے برکت پورہ علاقائی دفتر میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں RSS کے بڑوں نے ہندو دھرم کو بچا لینے کی نصیحت کرتے رہے۔ اس میٹنگ میں، ویریش اور مرلی نے دلتوں کے تئیں بھید بھاؤ، چھوت چھات، کشمیر میں PDP کے ساتھ اتحاد، دفعہ 370، رام جنم بھومی جیسے مسائل پر راست سوالات کرنے شروع کئے۔ ان لوگوں نے غصہ میں آ کر کہا کہ ''رہنا ہے تو رہو ورنہ چلے جاؤ۔ تمہاری یہاں حیثیت کیا ہے؟ جانے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اس پر ہم لوگوں

نے بھی ڈٹ کر کہا کہ ''آپ جیسے لوگوں کی وجہ سے ہم دھوکہ کھا گئے۔ کیوں ہماری زندگیوں سے کھلواڑ کررہے ہو؟''۔ میٹنگ میں موجود لوگوں کے ذریعہ ہمیں باہر دھکیل دینے کی ان لوگوں نے کوشش کی۔ ہم میں اور ان میں ہاتھا پائی ہوئی۔ ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ ہمارے کپڑے پھٹ گئے۔ ان لوگوں نے ہمیں مار کر باہر دھکیل دیا۔ ہم غمگین دل سے باہر آ گئے۔ اس وقت سے RSS میں ہونے والی نا انصافیوں سے سماج کو واقف کرواتے آ رہے ہیں۔

کرناٹک میں ہوئے گذشتہ الیکشن میں RSS کا سابقہ پراچارک'' کے نام سے پمفلٹ چھپوا کر بی جے پی کو ہرانے کی اپیل کرتے ہوئے مہم چلائی۔ 100 دن کے اندر اندر سوئزرلینڈ کے بینکوں سے بلاک منی (ناجائز رقوم) لانے کے ڈینگے مار کر گالی جناردھن ریڈی کے نامزد کردہ بے ایمانوں کو ٹکٹ دیئے گئے۔

آندھرا کو خصوصی درجہ نہ دے کر دھوکہ بازی کرنے کو اجاگر کرتے ہوئے 30 انتخابی حلقوں میں پراچار کیا۔ RSS کے علاقائی پراچارک شیام کمار، بی جے پی قائد پریمیندر ریڈی نے فون کر کے پوچھا کہ ''بتاؤ تمہیں کتنی رقم چاہیے؟'' ہم نے جواب دیا کہ ''تمہاری دھوکہ بازیوں کو اجاگر کرنا ہی ہمارا مقصد ہے''۔ ہمیں دھمکی دی گئی کہ ''اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو کرناٹک سے چلے جاؤ''۔ ہم نے نعرہ دیا کہ ''اگر 2018 کے کرناٹک اسمبلی الیکشن ہار گئے تو 2019 کے پارلیمانی الیکشن بھی ہار جائیں گے۔ ہمارے اندازے کے مطابق بی جے پی ہار گئی۔ ہماری جدوجہد سے متعلق مئی 6/ تاریخ کو آندھرا جیوتی اخبار کے اسٹیٹ ایڈیشن میں خبریں آئیں۔ اے پی کے ای ٹی وی۔2 میں بھی اس کو نشر کیا گیا۔

تروپتی میں دیکشا

ریاست آندھراپردیش کو خصوصی درجہ دینے کا وینکاٹیشورا سوامی کے مندر میں مودی کے وعدہ کرکے دھوکہ دینے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے تروپتی میں ہم لوگ دیکشا پر بیٹھے۔ اس کے لیے عوام سے زبردست تائید ملی۔ ہم نے تروپتی شہر کے تمام جگہوں پر وال پوسٹر لگائے۔

RSS پر ویڈیو

RSS ادارے کی طرف سے ہم پر کی گئی ظلم و زیادتیاں، اس کی دھوکہ بازیوں پر مشتمل 40 منٹ کا ہم نے ویڈیو بنا کر جاری کیا۔ ہمارے ذریعہ ریلیز کئے گئے ویڈیو کا RSS کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس لیے ''شواشکتی'' نامی ادارے کو سپاری دے کر اس کے ذریعہ ہم پر حملہ کروایا گیا۔ شواشکتی سے تعلق رکھنے والے شخص کے ہم لوگوں کو گالیاں دیتے ہوئے نکالی گئی ویڈیو کو فیس بک میں رکھا گیا۔ ہمیں چور دکھانے کے لیے ...... 2016 اپریل کے کیس سے متعلق کاغذات کی کلپنگ (Clipping) کو، ایف۔ آئی۔ آر کی کاپی کو دکھاتے ہوئے ان لوگوں کا ادارہ RSS سے کوئی تعلق نہیں۔ انہیں سپنڈ کیا گیا ہے''۔ کہہ کر اعلان کیا گیا۔

ان کے جھوٹے پروپگنڈہ کے جواب کے طور پر 2017 دسمبر 23 ,22 ,21 تاریخوں میں کالج کے طلباء کیمپ میں شریک ہونے والے فوٹوؤں کے ثبوت کے ساتھ ہم لوگوں نے فیس بک پر رکھا۔ 2018 تک میں RSS میں پراچارک کے طور پر کام کرتا رہا۔ ہمارا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہوکر ہم پر شخصی حملے کررہے ہیں۔ RSS میں بارہ

سال جب میں پراچارک تھا تو بتایئے کہ اس وقت میں کتنی چوریاں کیں تھیں۔ اس سوال کا کوئی جواب نہیں۔ چور ہم نہیں RSS ہی سب سے بڑی چور ہے۔ ایسا ہم نے اعلان کیا۔ ہم نے یہ بھی اعلان کیا کہ ہماری زندگیوں کو برباد کرنے والا ادارہ RSS ہی ہے۔

2017 دسمبر 23 ,22 ,21 کو وجے شنکر ریڈی کے زیرنگرانی منعقد کئے گئے کیمپ میں حصہ لینے والے طلباء (درمیان میں لمبا آدمی وجے شنکر ریڈی ہے)

اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی میں، کا کی ناڑا کے دلت اداروں کی میٹنگ میں RSS کے ظلم و زیادتیوں پر کھل کر بولا گیا۔ RSS نامی یہ ادارہ ملک کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ اس حقیقت کو ہم لوگ تمام ملک میں ایک تحریک کی طرح اعلان کرتے پھر رہے ہیں۔

پرا چارکوں کی مشتبہ حالات میں اموات

کنچم وینوگوپال، کسان سنگھٹن کا علاقائی سکریٹری، کڑپہ کی ایک لاج میں خودکشی کرلی۔ وہ کیوں مرا، آج تک اس کے قابل اعتماد وجوہات نہیں بتائیں گئیں۔ کڑپہ کا ہی ایک کارکن ٹرین کے آگے گر کر مرگیا۔ ورنگل کے دفتر میں کرشنا مورتی جسم پر کیروسین ڈال کر خود کو آگ لگا کر ختم ہوگیا۔ یہ تمام RSS سے اختلاف رکھنے والے ہی تھے۔ جس کسی نے بھی RSS کی مخالفت کی، ثبوت وشواہد چھوڑے بغیر ان کی زندگیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ اس لیے اگر کل کو ہماری زندگیوں کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا تو اس کی ذمہ داری بھی RSS ہی کی ہوگی۔ موہن جی بھاگوت کو اس کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی پڑے گی۔ ہم جمہوری طرز پر لڑ رہے ہیں۔

دستور کے تعلق سے RSS کا نقطۂ نظر

اب جو موجودہ دستور ہے RSS جس کے بارے میں اعلان کرتی ہے کہ یہ بھارتی روح کے منافی ہے۔ اس موجودہ دستور کو بدل دینا RSS کا مقصد ہے۔ موجودہ قومی پرچم کی جگہ زعفرانی پرچم لانے، دستور کی جگہ RSS کے اصولوں کو لاگو کرنے کی وہ لوگ کوششیں کررہے ہیں۔ بہار الیکشن سے پہلے ریزرویشنس کو ختم کرنے کی بات موہن جی بھاگوت کہہ چکے ہیں۔ RSS کے ہندو فاسزم کے نفاذ میں دستور کو RSS ایک بہت بڑی رکاوٹ سمجھتی ہے۔
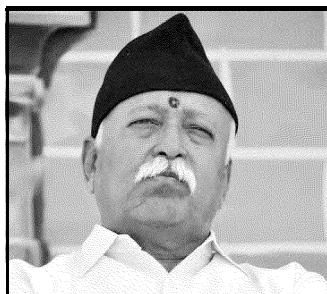
RSS پچھڑوں (بی۔ سیز) کی مخالف ہے

RSS پچھڑی ذاتوں (بی۔ سیز) کی مخالف ہے۔ کیرالا میں یس۔ سی۔ کنن نامی شخص ''سہا سرکاریہ واہا'' سطح تک پہنچ گیا تھا۔ اس کے بعد اگلے سال وہ ''سرسنگھ چالک'' کے عہدے پر فائز ہونے والا تھا۔ ایک بیک ورڈ کلاس کے آدمی کا سرسنگھ چالک

ہونا وہ لوگ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اس لیے اس پر سازش کر کے اسے سنگھ سے ہی نکال دیا گیا۔ ایک بار میری ان سے حیدرآباد میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے روتے ہوئے مجھے یہ بات بتائی کہ براہمن لابی نے اپنی برتری کو برقرار رکھنے کے لیے میرے خلاف سازش کر کے مجھے سنگھ سے نکال دیا۔ یہ بات کہتے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

خواتین کے ساتھ امتیازی برتاؤ

RSS میں عورتوں کا داخلہ ممنون ہے۔ وجہ پوچھنے پر بتایا گیا کہ عورت مرد مل کر رہنے پر مردوں میں جنسی خواہش جاگ کر ادارہ تباہ ہوجائے گا۔ مہابھارت اور رامائن کی جو جنگیں ہوئیں وہ عورت ہی کی وجہ سے تو ہوئیں۔ بتاتے ہیں کہ عورت ہی کے ذریعہ پھوٹ پڑتی ہے۔ اس پر ''شکشا ورگ'' کے ایک سیوم سیوک نے سوال کیا کہ ''اگر عورت پھوٹ کی وجہ ہے تو پھر بھارت ماتا کو کیوں پوجتے ہیں۔ بھارت ماتا بھی تو ایک عورت ہی ہے نا؟۔'' ''بعد میں اس کا جواب دیا جائے گا'' کہہ کر معاملہ کو ٹال دیا گیا۔ اس کے باوجود عورت کو دیوتا کہہ کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کے نقطۂ نظر سے عورت مرد ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ RSS کا خیال اور عقیدہ ہے کہ مرد کی ضروریات کی تکمیل کرنا ہی عورت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن یہی RSS باہر کچھ اور کہتی ہے۔

عورت

گھریلو کاموں کے لیے ہی ہے۔
شوہر کو خوش رکھنا چاہیے اس کی ضروریات کو شوہر پوری کرنا چاہیے۔
یہ ایک سماجی معاہدہ ہے۔ اس کی پاسداری کرنے تک ہی گھر قائم رہتا ہے۔
اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو شوہر بیوی کو چھوڑ دیتا ہے۔
RSS چیف کا تازہ تبصرہ عورتوں کے تعلق سے RSS کے نظریۂ کا موہن جی بھاگوت کا بیان ہی ایک ثبوت ہے۔

پراچارکوں کے اصول، طریقۂ زندگی اور حالات

پراچارک کو لازماً برہماچاری (غیر شادی شدہ۔ کنوارہ) ہی رہنا چاہیے۔ اسی کے سبب RSS کے پراچارکوں میں ہوموسکسوالٹی (ہم جنس پرستی) پھیل گئی ہے۔ شادی کے بغیر غیر اخلاقی جنسی تعلقات کا چلن بڑھ گیا ہے۔ RSS میں براہمن کتنی بھی غلطیاں کرسکتا ہے۔ جب میں RSS کا پراچارک تھا، اس وقت RSS کا ایک براہمن کارکن یا نادی سماج سے تعلق رکھنے والی ایک عورت سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ یہی نہیں...... کئی عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ لیکن اس سے کوئی بھی سوال نہیں کرتا۔

ایک مرتبہ ایک علاقائی عہدیدار (RSS کا) ڈگری میں پڑھنے والے ایک لڑکے سے زبردستی کرنا چاہا تو وہ لڑکا بھڑک گیا اور مقابلہ کیا۔ اس سے وہ علاقائی عہدیدار فرار ہوگیا۔ اور ایسا بھاگ گیا کہ وہ پھر RSS میں نہیں آیا۔ لیکن RSS کی یہ کرتوتیں باہر نظر نہیں آتیں۔ اگر پراچارک بنے رہنا ہے تو برہماچاری بن کر ہی رہنا ہوگا۔ لیکن بہت سارے براہمن محبت کی شادیاں کرچکے ہیں۔

ایک مرتبہ نظام آباد میں دو براہمن پراچارک ایک عورت کے لیے اپنے سر پھوڑ لئے تھے۔ ایسے واقعات میں اگر دوسری ذات کے لوگ ملوث ہوں تو ان پر فوری کارروائی کی جاتی تھی۔ لیکن یہ لوگ براہمن ہونے کی وجہ سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پراچارکوں میں 80 فیصد لوگ ہم جنس پرستی، یا لڑکیوں سے (ناجائز) تعلقات رکھنے والے ہی ہوتے ہیں۔

سنگھ کا عہد

تمام طاقتوں کا مالک اپنے پرماتما اور اپنے بزرگوں کو یاد کرتے ہوئے (گواہ بنا کر) میں یہ عہد کرتا ہوں کہ ......
ہمارے مقدس ہندو دھرم، ہندو سنسکرتی، ہندو سماج کی حفاظت کرتے ہوئے، ہندو راشٹر کی سربلندی کے لیے میں راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ میں کارکن کے طور پر شامل ہو رہا ہوں۔ سنگھ کے کام کو معیاری اور بے غرض طریقے سے ادا کرتے ہوئے اپنا تن، من، دھن سمیت اس عہد کو زندگی بھر نبھاتا رہوں گا۔
بے دین مسلمان، عیسائیوں اور مخالف ہندوؤں کو دھرم کی رکشا کے لیے ان تمام کو ختم کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگانے کے لیے بھی میں ہمیشہ تیار رہوں گا۔ اگر اس جنگ میں ہم مر بھی گئے تو بھگوان تک پہنچ جائیں گے۔ اس عہد پر میں زندگی بھر قائم رہوں گا ''بھارت ماتا کی جئے''۔

اس طرح حلف یا عہد دلائی جاتی ہے۔ یہ حلف دوتیہ ورش (دوسرے سال کی میعاد) کے ختم ہونے پر دلائی جاتی ہے۔ ویکتیوا وکاس (شخصیت کی تعمیر) کی ٹریننگ کے نام پر شاکھا کو بلوا کر انہیں ایک پکا فرقہ پرست بنایا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکے سے پر طریقہ کار ہے۔

لو جہاد

RSS کی تربیت دیکھئے کیسی ہوتی ہے۔ مسلم لڑکیوں سے پیار و محبت کرنے کے لیے پیسے دے کر ہندو نوجوانوں کو اکسایا جاتا ہے۔ ان کے دماغوں میں یہ بات بٹھاتے ہیں کہ مسلمان اپنی آبادی کو بڑھانے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس لیے ہندو نوجوان مسلم لڑکیوں سے محبت کرکے ان سے شادی کریں۔ یا پھر ان مسلم لڑکیوں کا ریپ کریں۔ اس کے بعد وہ خود شادی کرلیں گے۔ اس کے ذریعہ ہندوؤں کی آبادی کو بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن ہندو لڑکیوں کو مسلم نوجوانوں سے دور رہنا چاہیے۔ اس طرح RSS اپنے کارکنوں کو ابھارتی ہے۔

تروتییہ ورش (تیسرا سال) مکمل ہونے پر

تیسرا سال مکمل ہونے پر پونا میں موجود ہیگڈے وار کی سمادھی (قبر) پر لے جاتے ہیں اور اس طرح ان سے حلف دلواتے ہیں۔ ''مسلمانوں، عیسائیوں پر حملہ کرکے ہمارے قدیم ہندو دیش اکھنڈ بھارت کو حاصل کرنے کے لیے میں جان کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو قتل کرنے کے سلسلے میں ہرگز پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ یہ ایک ثواب کا کام ہے۔ اس سے ہم بھگوان تک پہنچ سکتے ہیں۔'' اس طرح ایک ایک فرد کو حلف دلائی جاتی ہے۔

RSS قتل کس طرح کرواتی ہے؟

RSS اگر کسی کو قتل کروانے کا ارادہ کرتی ہے تو اس بات کو علاقائی کمیٹی میں رکھ کر اس پر بحث کرکے خود کے بچ نکلنے کے لیے اور الزام اپنے اوپر نہ آئے، اس کے لیے ایک نیا ہندوتوا ادارہ قائم کرکے اس کے ذریعہ قتل کرواتی ہے۔ بعد میں یہ اعلان کرتی ہے کہ اس ادارے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ قاتلوں کو پیسہ اور لڑکیاں فراہم

کرتی ہے۔ ایسے لوگوں کے سماج میں موجود روڈی شیٹروں (غنڈوں) سے تعلقات رہتے ہیں۔ ہر سال کس کس کو قتل کرنا ہے پہلے ہی اس کی ایک فہرست بنائی جاتی ہے۔

RSS کے ذریعہ قتل

اس طرح تیار کی گئی فہرست کے مطابق، کسی ایک کو بھی نہ چھوڑ کر سب ہی کو قتل کرواتے ہیں۔ عیسائی پاسٹروں، مسلمانوں، RSS مخالف مصنفین کا قتل کرواتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے کروڑوں روپے مختص کئے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ کروائے گئے قتل کبھی باہر نہیں آتے۔ کلبرگی، گووند پانسرے، گوری لنکیش اور نریندر دھابولکر کے قتل اسی قسم کے ہیں۔ حیدر آباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں بیف فیسٹول منعقد کرنے والے بعض افراد کو بھی قتل کرنے کی کوشش کر کے پیچھے ہٹ گئے۔ اس سازش کے روح رواں سابقہ علاقائی کاریہ واہ ایکا چندر شیکھر جی تھے۔ بھارتیہ سنسکرتی (تہذیب) اور آر ایس ایس میں کوئی مماثلث نہیں ہے۔ تشدد اور قتل وخون اس کے روزمرہ کے معمول ہیں۔ حقیقت میں RSS ہندو مذہبی روایات اور اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔ یوروپ میں جو فاسزم کا نظریہ تھا، RSS اسی نظریہ پر ہو بہو عمل کرنے والا ادارہ ہے۔

رضامندی یا محبت کی شادیوں کے مخالف

محبت کی شادیاں نہ کرنے کا RSS کے پراچارک اکثر کہتے رہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو پراچارک اپنے گھروں کو واپس جاچکے ہیں، ان میں کی اکثریت محبت کی شادیاں ہی کیں ہیں۔ خود RSS کے کارکن بھی تقریباً 25 فیصد محبت کی شادیاں ہی کررہے ہیں۔ بی جے پی کے قومی قائدین کی کئی بیٹیاں محبت کی شادیاں ہی کرچکی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود محبت کی شادیاں نہ کرنے کا، یہ ہندو سنسکرتی کے خلاف ہونے کا برابر پراچار کرتے رہتے ہیں۔

RSS کیوں مذہبی ادارہ نہیں ہے؟

RSS اپنے پروگراموں میں کہیں بھی بھگوان کی پوجا نہیں کرتی۔ گھنٹوں سچ میں کیا ہے اس مذہبی انتہا پسندی کو ہی ابھارتی ہے۔ اگر ہندو مذہب کو بتائیں تو RSS کی دال اس ملک میں نہیں گلتی۔ اسی لیے یہ لوگ ہندوتوا کی مذہبی انتہا پسندی کو گھول کر پلاتے ہیں۔ RSS بلاشک و شبہ ایک سیاسی پروجیکٹ ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ ہمیں سیاست سے تعلق نہیں ہے۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ ایک گہری سازش ہے۔ تمام ہندو دیوتاؤں کو ناپاک کرتے ہیں۔ اس پر متضاد دیوتاؤں کو ہی ذریعہ بناتے ہوئے اپنی سیاسی روٹیاں سینک رہے ہیں۔

RSS کا دراصل مقصد کیا ہے؟ ان کا اصل اور حتمی مقصد یہ ہے کہ سماج کو ''پرم وائی بھواستھی'' (یعنی قدیم زمانے کی حالت)۔ مطلب یہ ہے کہ قدیم زمانے میں سماج جس حالت میں تھا اسی حالت میں واپس لے کر جانا۔ یعنی طبقاتی نظام کا احیاء۔ مطلب منوواد۔ جس طرح منو دھرم شاشتر میں بتایا گیا۔ (جیسے سر سے براہمن، باہوں سے اکشتریہ، پیٹ سے ویشیہ (یعنی بنئے) پیروں سے شودر۔ کا پیدا ہونا۔ ایسا ہی منوشاشتر میں بتایا گیا ہے)۔ اسی کو یہ واپس لانا چاہتے ہیں۔ یعنی ورن ووستھا (طبقاتی نظام) کا احیاء۔ یہی ان کا آخری مقصد اور گول ہے۔ آج کے دن ذاتوں کے درمیان لڑائیاں، اختلافات کی وجہ یہ منوواد ہی ہے۔ ایک انسان کو دوسرا انسان اچھوت کی طرح دیکھنا ہی اس منوواد کی تہذیب یا سنسکرتی ہے۔ اسی لیے RSS اس ''پرم وائی بھو استھی'' (قدیم زمانے کی اعلیٰ وارفی حالت) کو واپس لانے کی خواہشمند ہے۔ دلتوں اور اعلیٰ ذات والوں کے درمیان ہونے والے جھگڑوں میں RSS ہمیشہ ہی اعلیٰ ذات والوں کی طرفداری کرتی ہے۔ اسی کتاب میں...... وہ دلتوں کے تئیں کس طرح کا برتاؤ یا

سلوک کرتے ہیں۔ مثالوں کے ساتھ واضح کیا ہوں۔ ابھی حال ہی میں جب پرانیہ (Pranay) کا قتل ہوا تو RSS نے اس قتل کی تائید کی۔ اپنے سنگھ پریوار کے لوگوں سے سوشل میڈیا میں بکثرت پوسٹ لگوائے۔ دلتوں میں اگر کہیں بھی سماجی بیداری آئی ہے، کچھ معاشی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ یا کسی میں خود اعتمادی (Self Respect) پیدا ہوئی ہے تو وہ صرف اور صرف ڈاکٹر بابا صاحب بی آر امبیڈکر کی وجہ سے ہی۔ RSS کے ذریعہ کسی بھی ایک گاؤں میں دلتوں کو عزت افزائی ملی ہو، یا معاشی فائدہ ہوا ہو، 1925 سے آج تک ایسی ایک بھی مثال نظر نہیں آتی۔ RSS کے موسس ڈاکٹر ہیگڈے وار کا آبائی گاؤں نظام آباد ضلع کے کندوکور میں ہیگڈے وار کے مجسمے پر ہر روز پوجا پاٹ ہوتا ہے لیکن اسی گاؤں میں مساوات نہیں ہے۔ ملک میں کہیں بھی RSS کے ذریعہ مساوات ممکن نہ ہوسکا۔ اس کے برعکس مسائل کو RSS اور گمبھیر (مشکل ترین) بنادیتی ہے۔

جہاں کہیں قدرتی آفات رونما ہوتی ہیں وہاں جاکر RSS اپنے پروگرام چلاتی ہے۔ اس کے فوری بعد اخبارات میں اشتہارات دیتی ہے۔ سماجی ذرائع ابلاغ میں پوسٹ ڈال دیتی ہے۔ بظاہر دیکھنے میں خدمتی کام نظر آنے کے باوجود اس کے اندرونی مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں۔ خود کے ذریعہ انجام دیئے جارہے غلط اور تباہ کن کاموں سے توجہ ہٹانے کے واسطے ہی خدمتی سرگرمیاں انجام دیتی ہے۔ ان خدمتی کاموں کی خاطر کروڑوں روپیوں کے فنڈ وصول کرتی ہے۔ لیکن اس میں سے صرف دس فیصد ہی خرچ کرتی ہے۔ بقیہ نوے فیصد رقومات مذہبی نفرت بھڑکانے کے لیے متشدد سرگرمیوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔

کہتے ہیں کہ RSS کو رقومات ''گرو پوجا'' کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں۔

''گروپوجا'' کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر جولائی کے ماہ میں گروپَورنمی (Pournami) کے دن RSS کے کارکن اپنی اپنی شاکھا کو آکر ہنڈی میں پیسے ڈال کر جاتے ہیں۔ اس طرح آنے والی رقومات کو ہی RSS اپنے فنڈ کہتی ہے۔ درحقیقت RSS کے لیے پیسہ ''سوادیشی جاگرن منچ'' ''ہندو واہنی'' ''بی جے پی'' کے ذریعہ جمع کیا جاتا ہے۔

''سوادیشی جاگرن منچ'' کا مطلب، وہ یہ کہتی ہے کہ سوادیشی یعنی اپنے ملک میں تیارشدہ چیزیں ہی استعمال کرنا چاہئے۔ غیرملکی مصنوعات کے استعمال نہ کرنے کے لیے یہ تحریکیں چلاتی ہے۔ ان کے دباؤ سے بے بس ہوکر غیرملکی ادارے انہیں رقومات دیتی ہیں۔

''ہندو واہنی'' ...... RSS جن لوگوں کی نشاندہی کرتی ہے، یہ ایسے لوگوں کو قتل کردیتی ہے۔ تاجروں کو ڈرا دھمکا کر، سٹلمنٹس (تصفیے) کرواکر یہ RSS کو رقومات جمع کرکے دیتی ہے۔

''بی جے پی''۔ 2014 کے الیکشن سے پہلے 10 ہزار روپیوں کی مالیت کے 50 ہزار سل فونس بلامعاوضہ RSS کو سربراہ کرچکی ہے۔ بی جے پی کے ذریعہ RSS صنعت کاروں کو، بے ایمان لوگوں کو لائن کلیر کرواکر دیتی ہے۔ اس کے عوض میں وہ RSS کو بڑی رقومات دیتے ہیں۔ ''وشوا وبھاگ'' (باہر کے ممالک میں کام کررہے RSS کے ضمیمی اداروں کو اس نام سے پکارتے ہیں) کے ذریعہ بھی وہاں کی NGOs سے کروڑوں روپے وصول کرتے ہیں۔

نوٹ بندی کے وقت بھی RSS کے کارکن اپنے ادارے کی رقومات کو پہلے ہی بدل لئے ہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ بے ایمان اور چور ادارہ RSS ہی ہے۔ لیکن باہر سے کہتی ہے کہ ''ہمارا دیش بھکتی سے پُر ادارہ ہے''۔

اس ضمن میں ہمیں ''راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ'' میں موجود تین لفظوں کے معنی سمجھنا چاہیے۔

پہلا: ''راشٹریہ'' اس کا مطلب ہے قومی، ملکی۔ نیشنالٹی

دوسرا: سیوم سیوک: کا مطلب ہے۔ بغیر کسی معاوضے کی امید رکھے ملک کو اپنی ماں کی طرح سمجھ کر یہ ملک کے لیے کام کرنے کو اپنی ذاتی ذمہ داری سمجھے۔ ذاتی، اندرونی ترغیب سے' بےغرضی سے کام کرنے والے شخص کو ''سیوم سیوک'' کہتے ہیں۔ اب ہم سیوم سیوک کے تعلق سے تجزیہ کریں گے۔ ''سیوم سیوک'' کا مطلب ہے کہ بے ایمانی کرنے کے موقع آنے کے باوجود بے ایمانی نہ کرنے والا، ایمان دار۔

سیاسی میدان میں سرگرم سیوم سیوک، صنعتی میدان میں رہنے والے سیوم سیوک، ملازمت سے وابستہ سیوم سیوک، مختلف پیشوں سے وابستہ سیوم سیوکوں کی ایک لسٹ بنا کر CBI کے ذریعہ ریڈ (Raid) کروائیں تو ...... سب سے زیادہ بے ایمان، سب سے زیادہ دھوکے باز ادارہ RSS ہے۔ کا نتیجہ باہر آجائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ RSS میں کام کرنے والے صرف SC، ST اور بی سیز ذاتیں ہی بےغرضی سے کام کر کے معاشی طور پر تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ ملک کے کسی بھی ریونیو ضلع میں جا کر دیکھئے۔ ہر جگہ یہی حالت نظر آئے گی۔ چند ہزار لوگ بے لوثی سے کام کرنے پر جمع ہونے والی اس طاقت کو چند سو لوگ اپنے معاشی اور سیاسی فوائد کے لیے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ پوری طرح زمینداری کے سسٹم سے ملتا جھلتا رہتا ہے۔ اگلے زمانے میں دوراؤں کے زیر سایہ عوام جس طرح غلاموں کی سی زندگی گذارتے تھے۔ بالکل اسی طرح RSS نے اپنے اس سسٹم کو کھڑا کیا۔ لیکن مضحکہ خیز طریقے پر RSS یوں کہتی ہے کہ ''ہمارے سیوم سیوک بےغرضی سے ملک کے لیے کام کرتے ہیں۔''

اب RSS میں جمہوریت تلاش کرنا ریت سے تیل نکالنے کے مماثل ہے۔

آل انڈیا سطح پر جو RSS کے براہمن عہدیدار ہوتے ہیں وہی نچلی سطح کے قائدین کی تقرری کرتے ہیں۔ بس یہی طریقہ کار ہے نہ کہ انتخاب کرنا۔ RSS کا سرسنگھ چالک کوئی بھی ہو لازماً وہ براہمن ہی ہونا چاہیے۔ اب تک اس عہدے پر جتنے بھی آئے ہیں وہ سب کے سب براہمن ہی ہیں۔ انہیں کا کہا پتھر کی لکیر ہے۔ سرسنگھ چالک کی کوئی مخالفت نہیں کرسکتا یا مخالفت کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ کسی قسم کا سوال کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اگر ہر شخص کو سوال کرنے کا حق دیا جائے یا آزادی دی جائے تو قائد ہو کہ سرکار وہ ڈھنگ سے کام نہیں کرسکتے۔ سرکار یا قائد نظر انداز ہوجاتے ہیں۔ اس لیے RSS جمہوریت کی مخالفت کرتی ہے۔ آزادی کے بعد مطلق العنان حکومت لانے کی ویرساورکر کی نصیحت پر RSS عمل کرتی ہے۔ RSS سے لوگ سوال نہیں کرنا چاہئے۔ حکومت کے تئیں فرماں بردار بن کر رہنا چاہیے۔

RSS عوام میں یہ خیال پھیلانے کی کوشش کرتی ہے کہ RSS ایک بہت بڑا دیش بھکت ادارہ ہے اگر یہ ادارہ نہ رہا تو ملک ہی نہ رہے گا۔ بعض لوگوں کو اس بات پر وہ مطمئن بھی کرچکی ہے۔ لیکن میری طرف سے یہ وضاحت اور مشورہ ہے کہ میرے اس ذاتی تجربہ سے سبق لے کر RSS کے اس زہریلے پھندے سے فوری باہر آجانا چاہیے اور مزید کوئی RSS کی طرف نہیں جانا چاہیے۔ یہ میری ایک دردمندانہ اپیل ہے۔

مستقبل کا پلان

RSS کے ذریعہ معصوم ہندو عوام دھوکہ کھا رہے ہیں۔ اسی طرح RSS نوجوانوں کو تباہ و برباد کررہی ہے۔ ملک کی سالمیت پر کاری ضرب لگارہی ہے۔ مذہبی انتہا پسندی کو سر چڑھا کر کام کررہی ہے۔ ہم نے RSS میں بارہ سال تک گناہ کے کام کرتے رہے۔ اس گناہ کے ازالہ اور پشیمانی کے طور پر سماج کو حقائق سے واقف کروا کر

سیکولرزم کے لیے کام کرنے کا ہم لوگوں نے تہیہ کرلیا ہے۔ ملک کو تباہ و برباد کرنے والی RSS کے چنگل سے نوجوانوں کو باہر آنے کی ہم دردمندانہ اپیل کرتے ہیں۔ RSS کے سابقہ کارکنوں کو ساتھ لے کر سماج میں موجود سیکولرزم کی بقاء کے لیے کام کرنے والوں کے تعاون سے آنے والے دنوں میں اس سمت میں ہم کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس ملک میں تمام مذاہب مساوی ہیں۔ ہندو۔مسلم۔سکھ۔عیسائی تمام ہی ایک ہی ماں کے بچے ہیں۔ سب مل جل کر رہنے پر ہی اس ملک میں قومی یکجہتی قائم ہوسکتی ہے۔ ان تمام گروہوں کی آپسی یکجہتی میں ہی ملک کی طاقت مضمر ہے۔ سناتن بھارتیہ سنسکرتی (قدیم بھارتی تہذیب) کہیں بھی بھید بھاؤ کی، خون خرابے کی، آپس میں تفرقہ ڈالنے کی، ایکدوسرے کا دشمن بنانے کی ترغیب ہرگزنہیں دی۔ حقیقت میں RSS ہی ہندوستانی تہذیب کو بدنام کررہی ہے۔

RSS کے نظم ونسق کے اندرونی شاخیں

1۔ اکھل بھارتیہ۔آل انڈیا لیول کے (مرکز)
2۔ اکشیتریہ۔دو ریاستوں کو ملاکر
3۔ پرانت۔ایک ریاست، دو علاقے
4۔ وبھاگ۔ریونیو ضلع
5۔ ضلع۔ایک ضلع میں تین وبھاگ
6۔ کھنڈ۔تین منڈل
7۔ منڈل۔ریونیو منڈل
8۔ اُپہ منڈل۔6 گرام پنچایتیں
9۔ گرام پنچایتی شاکھا۔سب سے آخری شاکھا۔

اوپر ذکر کئے گئے 9 مقامات میں پہلے چار مقامات پر براہمن ہی قبضہ جمارہتے ہیں۔ان کے احکامات کو نیچے والے لازماً عمل کرنا چاہئے۔ پانچویں مقام (ریونیوضلع کی سطح) پر براہمن، ریڈی اور ویشیہ (بنئے) ہوتے ہیں۔ چھٹے سے نویں مقام تک ذمہ داریاں بی۔سیز، ایس۔سیز، ایس۔ٹیز کو دی جاتی ہیں۔ ان تمام سطح کے لوگ مرکز کے فیصلوں کے پابند ہوں گے۔ نچلی سطح پر ذمہ داری نبھانے والوں کو آزادی نہیں رہتی۔ انہیں اوپر اٹھنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔

RSS کے ادارتی شعبے

1) شاریرک وبھاگ۔ مذہبی جنگ کیلئے جسمانی فٹنس (جسمانی طور پر چاق وچوبند)

2) بودھک وبھاگ۔ مذہبی جنگ کے لیےنظریاتی ترغیب

3) ووستھا وبھاگ۔رقوم کس طرح وصول کرنا چاہئے بتاتے ہیں۔

4) سمپرک وبھاگ۔قتل کروانے کا شعبہ

5) دھرم جاگرن وبھاگ۔مسلمانوں اور عیسائیوں کو تبدیلی مذہب کرواکر ہندو بنانا۔گھر واپسی

6) پراچار وبھاگ۔ RSS پر تنقیدوں کی کاٹ کرنا۔

7) گووکاس۔گائیوں کی سیوا اور گائیوں کی نسلی افزائش۔

8) گرام وکاس۔گاؤں کا مطالعہ کر کے مذہبی لڑائیاں لگانا۔

RSS کی ضمنی ادارے

1) وی ایچ پی۔وشوا ہندو پریشد۔ ہندوؤں میں مذہبی شدت پسندانہ خیالات کوابھارنا

2) ہندوواہنی۔مسلمانوں اور عیسائیوں کو قتل کرنا ان کا کام ہے۔

3) راشٹریہ سیوکہ سمیتی۔لڑکیوں کومنظم کرنا۔ان کے ذریعہ معلومات حاصل کرنا۔ سرکاری عہدیدار اور سنگھ کے عہدیداروں کی جنسی بھوک مٹانا۔

4) اے بی وی پی۔اکھل بھارتیہ ودیارتی پریشد: طلبا میں مذہبی انتہا پسندی کو فروغ دینا۔

5) بی۔ کے۔ ایس (بھارت کسان سنگھ): کسانوں میں مذہبی شدت پسندی کو پروان چڑھانا۔

6) بی۔ یم۔ ایس (بھارتیہ مزدور سنگھ): مزدوروں میں مذہبی انتہا پسندی کو فروغ دینا۔

7) بی جے پی (بھارتیہ جنتا پارٹی): سیاسیات کے ذریعہ دستور کو تبدیل کرنا۔RSS کے نظریات کو سیاسیات میں متعارف کروانا۔قوانین کو تبدیل کرنا۔

8) سیوا بھارتی : RSS کے متشددانہ اور تقسیم کرنے والے کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لیے اور عوام کی توجہ بھٹکانے کے لیے سماجی خدمات کا ڈھونگ رچانا۔

9) سرسوتی ششو مندر۔ کم سن بچوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے کے لیے مذہبی انتہا پسندی کی تعلیم دینا۔

10) اے پی یو ایس (اساتذہ کی تنظیم): ہندو مذہبی انتہا پسندی کو اساتذہ میں فروغ دینا۔

11) بی وی پی۔ بھارتیہ وکاس پریشد) سماج کے اسکالرس اور مختلف شعبوں کے اہم شخصیات میں ہندو انتہا پسندی کو فروغ دینا۔

اس طرح RSS کی ضمنی تنظیموں کی تعداد ملک بھر میں تقریباً 100 تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ان تمام کی مادر تنظیم RSS ہی ہے۔ مہینے میں ایک بار ان تمام تنظیموں کی میٹنگ بلا کر ان سے رپورٹ لی جاتی ہے۔ RSS ان تمام تنظیموں کو مذہبی انتہا پسندی کا نشہ چڑا کر ان تمام کو شدت پسندوں میں تبدیل کر رہی ہے۔

RSS میں میرا سفراس طرح آگے بڑھا

1۔ 2004۔مکھیہ شکشک

2۔ 2005۔منڈل شاریرک

3۔ 2006۔منڈل پراچارک۔یاڈی کی

4۔ 2006۔نگر پراچارک۔کڑپہ

5۔ 2007۔ پراچارک۔ پرکال اکھنڈ (3۔منڈل)

6۔ 2009۔ پراچارک۔ پرکال اکھنڈ + پھوپال پلی

7۔ 2010۔ پراچارک۔محبوب نگر ضلع (26۔منڈل)

8۔ 2014۔ پراچارک۔نظام آباد ضلع

9۔ 2014۔تحفظ کشمیر سمیتی۔ریاستی کنوینز (تلنگانہ)

(دفعہ 370 کوختم کرنے کے لیے یہ سمیتی بنائی گئی تھی)

10۔ 2014کے الیکشن میں ورنگل ضلع کا کوآرڈنیٹر (بی جے پی تلنگانہ ٹیم میں ممبر)

11۔ 2016۔کالج کے طلباء کا پرامکھ (بی جے پی کی ملحقہ)

12۔ 2018۔ان کا طریقہ کار پسند نہ آنے کی وجہ سے (مخالفت کرکے) RSS سے باہر آجانا

مصنف